بسم اللہ الرحمن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم پنجشنبہ — قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰ | ۱۵-ماہ صلح ۱۳۲۱ش | ۲۷-ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ | ۱۵-ماہ جنوری ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳-ماہ صلح ۱۳۲۱ش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق سوا نو بجے شب کی رپورٹ ہے۔ کہ دن کو حضور کی طبیعت اچھی رہی شام کے بعد سردی لگنے لگی اور پیٹ میں بھی درد کی شکایت ہو گئی۔ احباب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب کو الہ آباد تبلیغ کے لئے روانہ کیا گیا ہے۔ ان کے ساتھ مولوی عبدالمالک صاحب آگرہ سے شامل ہو جائیں گے مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ ریاست جموں میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۷-ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ

پاپائے روما کا پیغام دنیائے عیسائیت کے نام

پاپائے روما نے اس دفعہ کرسمس کی تقریب پر دنیائے عیسائیت کو جو پیغام دیا ہے اس میں ایک طرف تو یہ توقع ظاہر کی ہے کہ "یسوع مسیح کی کامیابی اور ظفر مندی کا یقینی ہے۔ دنیا یسوع مسیح کی ظفر مندی کا انتظار کر رہی ہے" لیکن دوسری طرف یہ کہا ہے کہ

"انسانیت یسوع مسیح کے پیغام سے بغاوت کر رہی ہے۔ ہم اپنی آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ مسیحیت کو زندگی سے خارج کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے خلاف تمام رجحانات ترقی پر ہیں۔ سائنس اور طاقت کا استعمال غلط طریقے پر کیا جا رہا ہے۔ انسانیت کا رجحان روحانیت کی بجائے مادی دنیا کی طرف ہے۔ بعض ممالک میں ریاست کا وہ نظریہ پھیلایا جا رہا ہے جو سرتا پا مسیحیت کے خلاف اور ملحدانہ ہے"

اناجیل کے رو سے یسوع مسیح کی آمد کا سب سے بڑا مقصد اور مدعا یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدائے واحد کی پرستش کی تلقین کریں۔ اور ابن مسیح کی تعلیم دیں۔ چنانچہ انجیل مرقس باب ۱۲ میں لکھا ہے۔ کہ ایک موقعہ پر جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ سب سے بڑا حکم کیا ہے۔ جو آپ بنی اسرائیل کو دینے کے لئے آئے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا:۔

"اوّل یہ ہے۔ کہ اے اسرائیل سن خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل۔ اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔ دوسرا یہ ہے۔ کہ تو اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ ان سے بڑا اور کوئی حکم نہیں۔"

دراصل یہ خلاصہ ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم کا۔ اور اسی کی تشریح اور تفصیل اناجیل میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ جہاں انہوں نے خدا تعالیٰ کی واحدانیت پر ایمان لانے اور اسے سب سے بڑھ کر ہستی یقین کرنے کی بار بار تلقین کی۔ وہاں امن و آشتی کے قیام کے لئے یہاں تک بھی فرمایا:۔

"میں تم سننے والوں سے کہتا ہوں۔ کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ جو تم سے عداوت رکھیں۔ ان کا بھلا کرو۔ جو تم پر لعنت کریں۔ ان کے لئے برکت چاہو۔ جو تمہاری بے عزتی کریں۔ ان کے لئے دعا مانگو۔ جو تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے۔ دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔ اور جو تیرا چوغہ لے۔ اس کو کرتہ لینے سے بھی منع نہ کر۔ جو کوئی تجھ سے مانگے اسے دے۔ اور جو تیرا مال لے لے اس سے طلب نہ کر۔" (لوقا باب ۶)

ہمارے نزدیک یہ تعلیم اپنے موقع اور محل اپنے وقت اور زمانہ کے لحاظ سے نہایت مفید اور ضروری تھی۔ کیونکہ جہاں بنی اسرائیل حقیقی وحدانیت سے محروم ہو کر شرک میں مبتلا ہو چکے تھے۔ وہاں ان میں سختی اور درشتی حد سے زیادہ بڑھ چکی تھی۔ اور یہ دونوں باتیں ان کے لئے نہایت ہی نقصان رساں اور تباہ کن ثابت ہو رہی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے انہی دو باتوں پر سب سے زیادہ زور دیا۔ اور عمر بھر کوشش کی۔ کہ بنی اسرائیل ان کو ترک کر دیں۔ لیکن کیا نتیجہ ہوا۔ اس ساری دنیا کو جانے دیا جائے۔ جو بالفاظ پاپائے روما آج بھی "مسیح کی ظفر مندی کا انتظار کر رہی ہے۔" اور صرف دنیائے عیسائیت کو ہی دیکھ لیا جائے۔ وحدانیت کی بجائے تثلیث پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا اور خدائی اختیارات کا مالک سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ دوسروں کے گناہوں کے بدلے انہوں نے اپنی جان صلیب پر دے دی۔ اب جو ان پر اس رنگ میں ایمان لے آئے۔ اس کے گناہوں کا وہ کفارہ بن چکے ہیں

حضرت مسیح کے سب سے بڑے حکم کا دوسرا حصہ قیام امن ہے۔ مگر اس کے لئے جو طریق انہوں نے بتایا۔ وہ چونکہ مختص القوم۔ اور مختص الوقت تھا۔ اس لئے اس پر سوائے تھوڑے سے عرصہ کے نہ کبھی عمل کیا جا سکا۔ اور نہ کیا جا سکتا ہے۔ اور آج روئے زمین کا چپہ چپہ اس طریق کی ناکامی کا ثبوت پیش کر رہا ہے۔ جس کا باعث عیسائی دنیا ہی بنی ہوئی ہے۔ اس بات کا اعتراف دوسرے الفاظ میں پاپائے روما نے بھی کیا ہے۔ جبکہ انہوں نے کہا:۔

"مسیحیت کو زندگی سے خارج کیا جا رہا ہے اور اس کے خلاف تمام رجحانات ترقی پر ہیں"

چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم کے ایک حصہ کو بعد کے لوگوں نے اعتقادی طور پر ناقابل تسلیم بنا دیا ہے۔ اور دوسرے حصہ کو زمانہ نے قابل عمل نہیں رہنے دیا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ عیسائیت کی موجودہ تعلیم کے خلاف رجحانات ترقی پذیر ہوں۔

اس کے مقابلہ میں اسلام کی تعلیم چونکہ ہمیشہ کے لئے اور فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔ اس لئے دیگر مذاہب کے لوگ جب اپنے مذہب کی تعلیمات کو ترک کر کے دوسرا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ تو دانستہ نہیں۔ بلکہ نادانستہ ان کا قدم اسلام کے رستہ پر پڑتا ہے۔ اسی جنگ کے متعلق دیکھ لیجئے۔ اسلام نے جہاں امن اور صلح کی تلقین کی ہے۔ اور فتنہ و فساد کی تمام راہوں سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ وہاں اپنے مذہب اپنی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے ظالم کا مقابلہ کرنے کی بھی اجازت دی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس وقت دنیا میں جو جنگ ہو رہی ہے۔ اس میں مظلوم عیسائی اقوام ظالم حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے میں عیسائیت کی تعلیم پر نہیں بلکہ اسلام کی تعلیم پر عمل کر رہی ہیں۔ اب اگر انہیں مکمل اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق مل جائے۔ اور دوران جنگ میں وہ طریق عمل اختیار کریں۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ تو نہ صرف ان کی کامیابی یقینی ہے۔ بلکہ دنیا میں بھی دیرپا امن دوبارہ قائم ہو سکتا ہے۔

مسجد احمدیہ لنڈن میں عید الضحیہ کی تقریب

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مسجد احمدیہ لنڈن میں مولوی جلال الدین صاحب شمس نے نماز عید پڑھائی۔ اور خطبہ میں حج و نسلی تفوق کی تھیوری کے خوفناک نتائج کے موضوع پر اظہار خیالات کیا۔ اور بتایا کہ جنگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق پھیل رہی ہے جن میں بتایا گیا ہے۔ کہ یورپ۔ ایشیا اور جزائر کوئی بھی اس سے محفوظ نہ رہے گا۔ خطبہ کے بعد لنچ ہوا ؎

کیا تحریک جدید کے بقایادار سال ہشتم میں وعدے کر سکتے ہیں؟

تحریک جدید کے ایک مجاہد شیخ عبدالرحیم صاحب پراچہ جو تین سو روپیہ سالانہ کا نہایت شاندار حصہ شروع تحریک جدید سے لیتے ہوئے اسے بڑھاتے چلے آتے ہیں۔ گزشتہ تین سال میں باوجود انتہائی کوشش کے بوجہ کاروبار کی تنگی اور مالی مشکلات کے پورا ادا نہیں کر سکے تھے۔ وہ سال ہشتم کا وعدہ دیتے ہوئے حضور میں لکھتے ہیں۔

حضور! تاحال میرے ذمہ تین سال کا چندہ واجب الادا ہے۔ اس لئے سال ہشتم کا وعدہ کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ جب سے حضور نے تحریک سال ہشتم فرمائی ہے سخت تشویش اور پریشانی میں ہوں۔ کیونکہ روپیہ کا ابھی انتظام نہیں ہوا۔ ادا کئے بغیر آئندہ سال کا وعدہ کیسے کروں۔ مگر ایمان اور دل کہہ رہا ہے۔ کہ وعدہ کر۔ میرے پاس کچھ جائداد ہے۔ اگر خدانخواستہ میری اور کوئی صورت ادائیگی کی نہ ہوئی۔ تو میں اس جائداد کو فروخت کر کے روپیہ ادا کر دوں گا۔ میں اسی کی کفالت کے حوصلے پر وعدے کر رہا ہوں۔ اس لئے میں نے توکل علی اللہ وعدہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ میرے اس فیصلہ کے بعد اللہ تعالےٰ نے میرے لئے ایک کاروبار کی صورت بھی بنا دی۔ حضور اس کے لئے دعا فرمائیں۔

میں اس عریضہ کے ساتھ ایک سو روپیہ نقد پچھلے بقائے میں پیش حضور کرتا ہوں۔ اور سال ہشتم کے لئے ۳۵۰ روپے کا وعدہ میرا اور میرے بیوی بچوں کی طرف سے قبول فرما کر ممنون فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے آپ کا وعدہ منظور فرماتے ہوئے آپ کو جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ اور نعم البدل دے۔

وہ دوست جن کے ذمہ گزشتہ دو تین سالوں کا بقایا ہے۔ یا سال ہفتم کا چندہ ہی واجب ہے۔ یا وہ جن کے ذمہ چندہ عام یا حصہ آمد وغیرہ کا بقایا ہے۔ مگر باوجود کوشش کے ادا نہیں کر سکے۔ ادا کرنے کی نیت اور ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ بتوفیق الٰہی ادا کریں گے۔ کیونکہ ان کا عہد خدا کے نمائندہ کے ہاتھ پر ہے۔ جس کے ہاتھ پر انہوں نے اپنے آپ کو بیچ دیا ہوا ہے پس ایسے تمام احباب باوجود بقایادار ہونے کے تحریک جدید سال ہشتم میں وعدہ کر سکتے ہیں۔ ان کو اب کسی شش و پنج میں نہیں رہنا چاہیئے۔ کیونکہ قربانی کے ان بابرکت ایام کا دوبارہ میسر آنا بہت مشکل ہے۔ اور اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں۔ جلد سے جلد اپنے وعدے نہ صرف اضافہ کے ساتھ بلکہ نمایاں اور خاص الخاص اضافہ کے ساتھ اپنے امام کے حضور پیش کریں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء کے متعلق اعلان

حسب منظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بائیسویں مجلس مشاورت ۳۔ ۴۔ ۵ شہادت ۱۳۲۱ ہش مطابق ۳۔ ۴۔ ۵ اپریل ۱۹۴۲ء کو بمقام قادیان دارالامان منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ

عبدالرحیم درد پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان کس طرح گناہ سے بچ سکتا اور خدا کی بادشاہت میں داخل ہو سکتا ہے

گناہ سے انسان کیسے بچ سکتا ہے۔ اس کا علاج یہ تو ہرگز نہیں کہ عیسائیوں کی طرح ایک کے سر میں درد ہو تو دوسرا اپنے سر میں پتھر مارے۔ اور پہلے کا دردِ سر دور ہو جائے۔ دراصل انسان کا حد اعتدال سے گزر جانا ہی گناہ کا موجب ہوتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ وہ بات بطور عادت میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور یہ سوال کہ یہ عادت کیونکر دور ہو سکتی ہے۔ اکثر لوگوں کا اعتقاد ہے کہ یہ عادت دور نہیں ہو سکتی۔ اور عیسائیوں کا تو پختہ یقین و ایمان ہے۔ کہ عادت یا فطرت ثانی ہرگز دور نہیں ہو سکتی۔ اور نہ بدل سکتی ہے۔ مسیح کے کفارہ کو مان کر بھی یہ تو نہیں ہو سکتا ہے کہ انسان گناہ سے بالطبع نفرت کرنے لگ جائے۔ البتہ اس کفارہ کے طفیل اخروی عذاب سے نجات پا جائے گا۔ یہی اعتقاد ہے جو رکھنے سے انسان خلیع الرسن ہو کر بدکاریوں اور ناسزاوار امور میں دل کھول کر ترقی کرتا ہے۔ ہماری جماعت کو اس پر توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ ذرا سا گناہ خواہ کیسا ہی صغیرہ ہو جب گردن پر سوار ہو گیا۔ تو رفتہ رفتہ انسان کو کبیرہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔ طرح طرح کے عیوب مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہی اندر ایسے درج جاتے ہیں۔ کہ اس سے نجات مشکل ہو جاتی ہے۔ انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامت اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آ جاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو چھوٹا نہ سمجھے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ کبیر نے سچ کہا ہے ؎

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام
جے ہوتے گھر اونچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنی اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے۔ تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے۔ تو کبیر اپنی ذات بافندہ پر نظر کر کے شکر کرتا پس انسان کو چاہیئے۔ کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے۔ کہ میں کیا ہیچ ہوں میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو۔ مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا۔ بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب بے کس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے۔ جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں۔ اور ہر ایک طرح کے غرور رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچائے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالےٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔"

(الحکم ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۳ء)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع پچھلے سال محرم کی تعطیلات میں منعقد ہوا تھا۔ اس سال کیونکہ یہ رخصتیں جنوری میں آ رہی ہیں۔ اس لئے یہ اجتماع ان دنوں میں منعقد نہ کیا جا سکے گا۔ کیونکہ احباب جماعت کا جلسہ سالانہ کے اتنی جلدی بعد پوری تعداد کے ساتھ سالانہ اجتماع میں شریک ہونا مشکل ہوگا۔ اس سال یہ اجتماع انشاء اللہ تعالےٰ ماہ اکتوبر (اخاء) میں دسہرے کی تعطیلات میں منعقد ہوگا۔ خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مولوی محمد علی صاحب کے خلاف قراردادوں کے متعلق اعلان

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں بزعم خود بیرونی احمدی جماعتوں کی تعریف کرتے ہوئے مرکزی جماعت احمدیہ کے متعلق جو نہایت دلآزار الفاظ کہے تھے۔ ان کے خلاف بیرونی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک قراردادیں موصول ہو رہی ہیں جن میں مولوی صاحب کے متعلق غم و غصہ کا اظہار اور مرکزی جماعت کی فضیلت اور خوش بختی کا اعتراف کیا جا رہا ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں ایک متفقہ قرارداد مولوی محمد علی صاحب کے ان الفاظ کے خلاف پاس کی جا چکی ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب مزید قراردادیں شائع کرنے کی ضرورت نہیں۔

ذکرِ الٰہی

چونکہ اللہ تعالےٰ ہی ہمارا حقیقی محبوب ہے۔ اس لئے اس کی یاد اور اس کا ذکر ہم پر فرض ہے۔ کیونکہ ہمارا اس کو یاد کرنا ہماری محبت اور عشق کو ظاہر کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیراً (احزاب ع ۶) یعنی اے مومنو! اللہ تعالےٰ کو بہت یاد کیا کرو۔ پھر حقیقی مومن اور کامل عقل والے انہی کو قرار دیتا ہے۔ جو اس کی یاد میں محو رہتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلےٰ جنوبھم (آل عمران ع آخری) یعنی حقیقی عقلمند اور مومن وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ کو کھڑے بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر یاد کرتے ہیں۔ اس ذکر سے ان کو حقیقی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ جیسے فرماتا ہے تطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (رعد ع ۴) یعنی ان مومنوں کے دل اللہ کے ذکر سے تسلی پاتے ہیں خبردار اللہ کے ذکر سے ہی دل تسلی پاتے ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر من اعطاء الذھب والورق وان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا ما ذاک یا رسول اللہ قال ذکر اللہ تعالیٰ

یعنی ابو درداء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تم کو تمہارے اعمال میں سے بہتر اور پاکیزہ اور تمہارے درجوں کو بہت بلند کرنے والا عمل بتاؤں۔ جو خدا تعالےٰ کے نزدیک ہے۔ اور وہ سونے چاندی کے دینے سے بہتر اور اس سے بہتر ہے۔ کہ تم اپنے دشمنوں سے لڑو تم ان کی گردنیں اور وہ تمہاری گردنیں ماریں یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کا ذکر۔

اسلام نے ہمیں ذکر الٰہی کے مختلف طریقے سکھائے ہیں۔ جو اپنی اپنی جگہ نہایت ضروری ہیں۔ اور صوفیاء نے ذکر الٰہی کے لئے بیسیوں قسم کے ورد اور وظائف بتائے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے چار وظیفے مقرر فرمائے ہیں۔ چنانچہ استاذنا المکرم حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب دام ظلہ نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے۔ کہ میری جماعت کے لئے چار وظیفے ہیں۔

ایک تہجد ہے۔ خواہ وہ دو نفل ہی ہوں

دوسرے استغفار ہے۔ خواہ وہ کم ہو یا زیادہ۔ مگر رات کو ضرور کرنا چاہیئے۔

تیسرے درود ہے۔ اس کی بھی کوئی تعداد نہیں۔ خواہ کتنا ہو۔

چوتھے قرآن ہے۔ اس کی بھی تلاوت کرنی چاہیئے۔ خواہ پارہ کی تلاوت ہو۔ یا آدھ پارہ کی خواہ ایک رکوع یا کم از کم ایک آیت ہی ہو اس میں تدبر کرنا چاہیئے۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودہ وظائف اپنے اندر بے حساب فوائد اور بے انتہا ثواب اور برکت رکھتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کے متعلق ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

تہجد

تہجد کا بہت بڑا درجہ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃ لک۔ یعنی رات کو اس کے ساتھ تہجد پڑھ۔ یہ تیرے لئے بڑے فائدے اور نفع کا موجب ہوگا۔ اور حدیث شریف میں آتا ہے۔ افضل الصلوٰۃ بعد المفروضۃ صلوٰۃ اللیل (ترمذی جلد اول ابواب الصلوٰۃ) یعنی فرض نمازوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز یعنی تہجد ہے۔ اس افضلیت کی یہ وجہ ہے۔ کہ اس وقت خدا تعالےٰ دنیا کے آسمان پر اُترتا ہے۔ اور اپنے بندوں پر اپنی رحمت اور بخشش کی بارشیں برساتا ہے۔ اور ان کی دعاؤں کو قبولیت بخشتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ینزل اللہ تبارک وتعالیٰ الی السماء الدنیا کل لیلۃ حین یمضی ثلث اللیل الاول فیقول انا الملک من ذا الذی یدعونی فاستجیب لہ من ذا الذی یسألنی فاعطیہ من ذا الذی یستغفرنی فاغفر لہ فلا یزال کذالک حتیٰ یضیئ الفجر (ترمذی جلد اول ابواب الصلوٰۃ) یعنی ہر رات کو جب اس کا پہلا تیسرا حصہ گزر جاتا ہے اللہ تعالےٰ دنیا کے آسمان پر اُترتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ میں بادشاہ ہوں۔ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے۔ تو میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخشوں۔ سو وہ اسی طرح فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔

استغفار

استغفار ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں اور برکتوں کا وارث بناتی ہے۔ فلاح دارین عطا کرتی ہے۔ اور ہر قسم کی بلا اور مصیبت اور عذاب سے بچاتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ نوح میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفاراً یرسل السماء علیکم مدراراً ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انھاراً یعنی حضرت نوح فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم سے کہا کہ اپنے رب سے بخشش مانگو وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر موسلا دھار بارشیں برسائیگا۔ اور تم کو مالوں اور بیٹوں سے مدد دیگا۔ اور تمہارے لئے باغ اور نہریں بنائیگا۔ پھر سورۃ ہود ع ۵ میں فرماتا ہے۔ یٰقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدراراً ویزدکم قوۃ الیٰ قوتکم یعنی حضرت ہودؑ نے اپنی قوم کو فرمایا کہ اے میری قوم تم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف جھکو وہ تم پر موسلا دھار بارشیں برسائیگا۔ اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھائیگا۔ پھر فرمایا۔ ماکان اللہ معذبھم وھم یستغفرون (انفال ع ۴) یعنی یہ اللہ تعالےٰ کی شان کے شایاں نہیں کہ ان (کفار کو) عذاب دے حالانکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ پس ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے استغفار کے برکات کا ذکر فرمایا ہے۔

درود

درود کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم سورۃ احزاب ع ۷ میں فرماتا ہے ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنی اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلعم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے مومنو! تم پر درود اور سلامتی بھیجو اللہ تعالےٰ کا یہ حکم یونہی بے فائدہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کے عظیم الشان فوائد اور جلیل القدر ثواب ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من صلیٰ علیّ صلوٰۃ صلی اللہ علیہ عشراً وکتب لہ عشر حسنات (ترمذی جلد اول ص ۶۴ مجتبائی) یعنی جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا اللہ تعالےٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجیگا اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائینگی۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علیّ صلوٰۃً یعنی جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا قیامت کے دن وہی زیادہ شفاعت کا مستحق ہوگا۔ (ترمذی جلد اول ص ۶۴ ابواب الصلوٰۃ مجتبائی)

تلاوت قرآن کریم

قرآن کریم کی تلاوت کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فاقرؤا ما تیسر منہ (مزمل ع ۲) یعنی قرآن سے جو میسر ہے اس کو پڑھو حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من قرا حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالھا لا اقول الٓمٓ حرف ولکن الف حرف ولام حرف ومیم حرف (ترمذی جلد دوم ابواب فضائل القرآن) یعنی جس نے اللہ تعالےٰ کی کتاب کا ایک حرف (بھی) پڑھا اس کیلئے اس کے بدلے میں ایک نیکی ہوگی۔ اور اس ایک نیکی کے بدلہ میں دس نیکیاں ملینگی۔ میں الٓمٓ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے۔ اور میم ایک حرف ہے۔

پھر قرآن مجید کے معانی کا سمجھنا اور تدبر اور تفکر کرکے اس کے حقائق اور معارف معلوم کرنا انسان کیلئے بہت بڑے ثواب اور نیکی کا باعث ہے۔ حدیث شریف میں ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ اشد علی الشیطان من الف عابد یعنی ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے یعنی وہ ہزار عابد سے بڑھکر شیطان کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ کیونکہ وہ کلام اللہ کے نشیب و فراز سے خوب واقف ہوتا ہے۔ اور کسی طرف شیطان اس پر حملہ نہیں کرسکتا۔ بلکہ ہر جہت سے وہ محفوظ رہتا ہے

چولہ حضرت بابانانک صاحب رح

(۲)

سکھ کتب سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت بابانانک صاحب کو خداتعالےٰ کی درگاہ سے ایک خلعت عطا ہوا جس کو چولہ صاحب کے نام سے یاد کیا گیا۔ اور وہ خلعت آجکل ڈیرہ بابانانک صاحب ضلع گورداسپور میں آپ کی ایک تاریخی یادگار کے طور پر بہت عزت اور احترام کے ساتھ رکھا ہوا ہے۔ اور ہر سال چولہ صاحب کے نام پر ایک میلہ بھی ہوتا ہے جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ عقیدت کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ ذیل میں وہ حوالہ جات نقل کئے جاتے ہیں جن میں اس چولہ صاحب کا بابانانک صاحب کو خداتعالےٰ کی طرف سے بطور خلعت ملنا تسلیم کیا گیا ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالا

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں سکھ بھائیوں میں ایک مستند اور معتبر کتاب تسلیم کی جاتی تھی۔ اور گوردواروں اور دوسری سکھ مجلسوں میں عام طور پر اس کی کتھا ہوا کرتی تھی۔ اس میں چولہ صاحب کا مندرجہ ذیل الفاظ میں ذکر ہے۔

"بابانانک جی کو آکاش بانی ہوئی۔ اے نانک میں تجھ سے بہت خوش ہوں۔ اور ایک خلعت تجھ کو عطا ہوتا ہے۔ تب گوروجی نے عرض کیا۔ کہ اے میرے کرتار۔ جو تیری رضا ہو۔ تب گوروجی نے مراقب ہو کر خداتعالےٰ کا شکریہ ادا کیا۔ تب ایک خلعت مرحمت ہوا۔ اس خلعت پر قدرت کے حروف لکھے ہوئے ہیں۔" (جنم ساکھی بھائی بالا)

مندرجہ بالا حوالہ میں اس بات کو صاف الفاظ میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ حضرت بابانانک صاحب کو خداتعالےٰ کی درگاہ سے ایک خلعت عطا ہوا۔ جو اس بات کی علامت تھی۔ کہ خدا آپ پر بہت خوش ہے۔ اور اس خلعت پر قدرت کے حروف لکھے ہوئے ہیں۔ اس حوالہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ست بچن میں بھی پیش فرمایا ہے۔ یہ ایک کھلی کھلی حقیقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جنم ساکھی بھائی بالا سکھوں میں ایک خاص کتاب تسلیم کی جاتی تھی۔

نانک پرکاش

جنم ساکھی بھائی بالا کے علاوہ سکھوں کے مشہور و معروف مورخ بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب مصنف "گورپرتاپ سورج گرنتھ" نے بھی اپنی تصنیف "نانک پرکاش" میں اس خلعت کا ذکر کیا ہے۔ اور اس بات کو صاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے۔ کہ یہ بابانانک صاحب کو خداتعالےٰ کی طرف سے بطور خلعت ملا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

نہ چھن خلک اکاش تے اتریو گور ڈھگ آئے
رنگ نہ جانیو جاوئی اجرچ بنیو بنائے
سو خلکا لے گور گرے پایو
رنگ قدرتی ادھک سہایو

(نانک پرکاش اترارده ادھیائے ۱۱)

یعنی حضرت بابانانک صاحب کے لئے خدا کی طرف سے ایک خلعت نازل ہوا۔ جس کا رنگ ڈھنگ بہت ہی عجیب تھا۔ گوروصاحب نے اس خلعت کو پہن لیا۔ خلک کے معنے سکھوں کے مشہور عالم بھائی ویر سنگھ صاحب امرتسری نے "چولہ" کئے ہیں۔ (دیکھو گورپرتاپ سورج گرنتھ جلد ۴ حاشیہ صفحہ ۹۱۱)

جب آپ نے یہ خلعت پہنا تو لوگ آپ کو اس لباس میں دیکھ کر حیران ہوئے اور انہوں نے بادشاہ کو اس کی اطلاع کی۔

پاتشاہ کے جائے اگاری
نرن سنائے دین سدھ ساری
دہر ایک آیو درویشا
سنیو نہ پکھیو خلک گرایشا
ہیں قرآن کے تیس سپارے
تاں پر لکھ راکھے ہیں سارے

(نانک پرکاش اترارده ادھیائے ۱۷)

یعنی لوگوں نے بادشاہ کو خبر کی کہ یہاں ایک درویش آیا ہے جس کے گلے میں ایک ایسا چولہ ہے جو ہم نے آج تک نہ سنا ہے اور نہ دیکھا ہے اس پر قرآن شریف کی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ نانک پرکاش اور جنم ساکھی کے بیان میں ایک فرق بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ جنم ساکھی میں اس چولہ کا باباجی کو "عرب دیس" میں ملنا بیان کیا گیا ہے۔ لیکن "نانک پرکاش" میں حبشہ میں ملنا مرقوم ہے۔ معلوم ہوتا ہے، کہ اس معاملہ میں یا تو بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب کو غلطی لگی ہے۔ یا پھر ان کے بعد نقل نویسوں نے غلطی سے حبشہ لکھ دیا ہے کیونکہ نانک پرکاش سے قبل کسی کتاب میں چولہ کا حبشہ میں ملنا مرقوم نہیں۔

گوروگرنتھ کوش

جنم ساکھی اور نانک پرکاش کے علاوہ "گوروگرنتھ کوش" میں جس کو سکھوں کی ایک مشہور سوسائٹی خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی نے شائع کیا ہے۔ مرقوم ہے۔

"گوروبانی میں درگاہ میں پہنایا جانا گورونانک کو درگاہ سے قبا ملنی وغیرہ کا ذکر ہے۔" (صفحہ ۸۸۱)

یعنی گوروگرنتھ صاحب میں حضرت بابانانک صاحب کو خداتعالیٰ کی درگاہ سے قبا (خلعت) ملنے کا ذکر ہے۔

اس حوالہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بقول سکھ علماء حضرت بابانانک صاحب کو خداتعالیٰ کی درگاہ سے خلعت ملنے کا ذکر صرف جنم ساکھیوں اور دوسری کتب میں ہی نہیں۔ بلکہ گوروبانی (یعنی گوروگرنتھ صاحب) میں بھی ہے۔

پس حضرت بابانانک صاحب کو خدا کی طرف سے ملا ہوا خلعت کوئی معمولی چیز نہیں۔ بلکہ یہ ایک خاص اہمیت رکھنے والی چیز ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو حضرت بابانانک کا اسلام سے تعلق ثابت کرنے کے سلسلہ میں بطور دلیل پیش فرمایا

حضرت بابانانک تلاش حق میں

حضرت بابانانک صاحب کے اس چولہ سے متعلق مزید کچھ لکھنے سے قبل آپ کی زندگی کا بھی مختصر طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ کی زندگی کا چولہ صاحب سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ پنجاب کے ایک معزز ہندو خاندان میں پیدا ہوئے۔ لیکن آپ بچپن سے ہی ہندو مذہب سے بیزار تھے۔ اور جیسے جیسے آپ بلوغت کو پہنچتے گئے۔ آپ کی بیزاری بڑھتی گئی۔ آخر آپ تلاش حق کی خاطر گھر سے نکل پڑے۔ جنگلوں اور بیابانوں میں ہر قسم کی سردی گرمی برداشت کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کا اس طرح تلاش حق کی خاطر گھر سے نکلنا اور دنیا کا چکر لگانا مندرجہ ذیل اشعار میں بیان فرمایا ہے:۔

پھر آخر کو نکلا وہ دیوانہ وار
نہ دیکھے بیاباں نہ دیکھا پہاڑ
اتار اپنے مونڈھوں سے دنیا کا بار
طلب میں سفر کر لیا اختیار
خدا کے لئے ہو گیا دردمند
تنعم کی راہیں نہ آئیں پسند
طلب میں چلا بے خود و بے حواس
خدا کی عنایات کی کر کے آس
جو پوچھا کسی نے چلے ہو کدھر
غرض کیا ہے جس سے کیا یہ سفر
کہا رو کے حق کا طلب گار ہوں
نثارِ رہِ پاک کرتار ہوں

حضرت بابانانک صاحب نے خود بھی اپنے سفروں کی غرض "تلاش حق" بیان فرمائی ہے۔ جیسا کہ بقول بھائی گورداس باباجی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:۔

بابے کہیا ناتھ جی سچ چندرماں کوڑ اندھارا
کوڑ اماوس ورتیا ہوں بھالن چڑھیا سنسارا
(واراں بھائی گورداس وار پہلی)

یعنی ناتھ جی سچائی کا چاند چھپ گیا ہے، اور جھوٹ کا اندھیرا چاروں طرف چھایا ہوا ہے میں تلاش حق کی خاطر گھر سے نکلا ہوں۔ اور اسی مقصد کے لئے دنیا کا چکر لگا رہا ہوں۔

حضرت بابانانک صاحب کے دل میں سچائی کی تلاش کے لئے جو تڑپ تھی اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک نظم میں اس طرح فرمایا ہے

مگر وہ تو پھرتا تھا دیوانہ وار
نہ جی کو تھا چین اور نہ دل کو قرار
ہر اک کہتا تھا دیکھ کر اک نظر
کہ ہے اس کی آنکھوں میں کچھ جلوہ گر
محبت کی تھی سینہ میں اک خلش
لئے پھرتی تھی اس کو دل کی تپش
کبھی شرق میں اور کبھی غرب میں
رہا گھومتا قلق اور کرب میں
پرندے بھی آرام کر لیتے ہیں
مسافر بھی یہ کام کر لیتے ہیں
مگر وہ تو اک دم نہ کرتا قرار
ادا کر دیا عشق کا کاروبار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا اشعار پڑھنے سے حضرت بابانانک صاحب کی حقیقی تصویر انسان کی آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے

جب دنیا کے جوگی اور جتی ستی کہلانیوالے لوگ حضرت بابا نانک صاحب کی تسلی نہ کر سکے۔ تو آپ نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا اور اسکی جناب میں عرض کیا۔

کل کاتی راجے قصائی دھرم پنکھ کر اُڈریا
کوڑ اماوس سچ چندرماں دیسے ناہی کہ چڑھیا
ہوں بھال وکنی ہوئی
اندھیرے راہ نہ کوئی
دیچ ہومیں کر دکھ روئی
کہ نانک کن بدھ گت ہوئی (محلہ ۱)

یعنی اے میرے کرتار کلجگ چھری ہے اور راجے قصاب بنے ہوئے ہیں۔ جو لوگوں کو ذبح کر رہے ہیں۔ دھرم دنیا سے اُڑ چکا ہے، اور جھوٹ کی اندھیری رات ہر طرف چھائی ہوئی ہے۔ سچائی کا چاند کہیں بھی نظر نہیں آتا۔ میں تلاش حق میں بہت دُکھی ہو گیا ہوں۔ اس ظلمت میں مجھے کسی نے بھی تیرا راستہ نہیں بتایا۔ میں روتا ہوں کہ اس حالت میں نجات کیونکر ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بابا نانک صاحب کی اس حالت کا ذکر مندرجہ ذیل اشعار میں فرمایا ہے:۔

سفر میں وہ رو رو کے کرتا دُعا
کہ اے میرے کرتار مشکلکشا
میں عاجز ہوں کچھ بھی نہیں خاک ہوں
تو بندہ ، دگر پاک ہوں
میں قربان ہوں دل سے تیری راہ کا
نشاں دے مجھے مردِ آگاہ کا
نشاں تیرا پاکر وہیں جاؤں گا
جو تیرا ہو وہ اپنا ٹھہراؤں گا
کرم کر کے وہ راہ اپنی دکھا
کہ جس میں ہو اے میرے تیری رضا

گویا جب دنیا کے جوگیوں اور سنیاسیوں نے آپ کی تسلی نہ کی۔ تو آپ نے اپنا آپ اپنے رب کو سونپ دیا۔ اور اسی سے درخواست کی۔ کہ اے میرے مولا میں تیری تلاش میں بہت دکھی ہو گیا ہوں۔ اب تو ہی میری دستگیری فرما۔ اور اپنے ملنے کی راہیں مجھ پر کھول دے۔

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ جب انسان صدق دل سے تلاش حق کرتا ہے۔ اور اپنا آپ کو اپنے رب کے حوالہ کر دیتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ خود اسکی دستگیری کرتا ہے۔ اور اپنے ملنے کی راہیں اس پر کھول دیتا ہے چنانچہ فرمایا:۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

پس جب حضرت بابا نانک صاحب نے اپنا آپ کلی طور پر اپنے رب کو سونپ دیا اور "ادا کر دیا عشق کا کاروبار" تو خدا نے آپکی دستگیری فرمائی۔ اور آپ کو اپنے ملنے کی راہیں بتائیں۔ اور اپنی درگاہ سے ایک لباس عطا کیا جیسا کہ آپ نے خود ہی اپنی اس کیفیت کا ذکر اپنے اس کلام کے آخر میں کیا ہے جسمیں کہ آپ نے اپنی ان تکالیف کا ذکر فرمایا ہے جو آپکو تلاشِ حق کی خاطر پیش آئیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

ہوں ڈھاڈی دبیکار کارے لایا
رات دیہے کے وار دھروں فرمایا
ڈھاڈی سچے محل خصم بلایا
سچی صفت صلاح کپڑا پایا
(محلہ اصفہ ۱۵۰)

یعنی اللہ تعالیٰ نے خود میری دستگیری فرمائی اور مجھے اپنی خدمت میں لگانے کے لئے اپنے حضور بلایا اور ایک لباس (خلعت) عطا کیا جو اس کی سچی صفت اور حمد سے بھرا ہوا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بابا نانک صاحب کی اس حالت کا ذکر مندرجہ ذیل اشعار میں فرمایا ہے:۔

اسی عجز میں تھا تذلل کے ساتھ
کہ پکڑا خدا کی عنایت نے ہاتھ
ہوا غیب سے ایک چولا عیاں
خدا کا کلام اس پہ تھا بے گماں
شہادت تھی اسلام کی جا بجا
کہ سچا وہی دین ہے اور خدا
یہ لکھا تھا اس میں بخطِ جلی
کہ اللہ ہے اک اور محمدؐ نبی
ہوا حکم پہن اس کو اے نیک مرد
اُتر جائیگی اس سے وہ ساری گرد

واراں بھائی گورداس

بھائی گورداس نے بھی حضرت بابا نانک صاحب کو خدا تعالیٰ کی درگاہ سے بخشش (خلعت) کے طور پر ایک لباس ملنے کا ذکر کیا ہے۔

پہلا بابے پایا بخش در پچھوں دے پھر گھال کمائی
ریت اک اہار کر سو ڑاں دی گور کری وچھائی
بھاری کری تپسیا ہر سیون بن آئی
بابا پیدھا سچ کھنڈ نوں ندھ نام غریبی پائی
(وار پہلی پوڑی ۲۴)

یعنی حضرت بابا نانک صاحب کو خدا کی درگاہ سے ایک بخشش ملی۔ اس کے بعد آپ کو بہت مشقت اٹھانی پڑی۔ اور ریت اور آک وغیرہ کھا کر گذارا کرنا پڑا۔ اس طرح ان کو بہت مجاہدے کرنے پڑے۔ اور خدا سے ان کا تعلق بہت مستحکم ہو گیا۔ بھائی گورداس جی نے جس بخشش کا خدا کی درگاہ سے ملنا بیان کیا ہے اس کی تشریح خود ہی ان الفاظ میں کر دی ہے "بابا پیدھا سچ کھنڈ" جس کے معنے سکھ علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ باباجی کو خدا کی درگاہ سے ایک لباس پہنایا گیا۔ (دیکھو واراں بھائی گورداس مترجم گیانی ہزارہ سنگھ صاحب) گویا وہ بخشش کیا تھی وہی خلعت تھا جو باباجی کو پہنایا گیا۔

بھائی گورداس نے اس خلعت کے ملنے کے بعد بھی باباجی کا تکالیف میں سے گذرنا بیان کیا ہے۔ یہ تکالیف دراصل وہی ہیں جن کا ذکر جنم ساکھی میں بھی ہے۔ پس پہلی تکلیف جس کا ذکر باباجی نے خود ہی کیا ہے۔ اور فرمایا ہے:۔

ہوں بھال وکنی ہوئی۔ یعنی میں تلاش حق میں بہت دکھی ہو گیا ہوں۔

ایک قلبی تکلیف تھی۔ جو تلاش حق کے سلسلہ میں تھی۔ اور دوسری تکلیف وہ تھی جو لوگوں نے آپ کو دی اور وہ اس وقت شروع ہوئی جب آپ کو خدا کی طرف سے خلعت ملا۔ اور آپ اس کو پہن کر دوسرے لوگوں کی طرف لوٹے تا وہ بھی اس چشمہ سے سیراب ہوں لوگوں نے آپ کے ساتھ جو سلوک کیا۔ وہ آپ کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:۔

کوئی آکھے بھوتنا کہے بیتیالا
کوئی آکھے آدمی نانک وچارہ
ہوں دیوانہ شاہ کا نانک بورانہ
ہوں ہر بن اور نہ جانا

یعنی کوئی مجھے بھوتنا (شیطان) قرار دے رہا ہے۔ کوئی پاگل کہتا ہے۔ اور کوئی مجھے ایک مظلوم انسان خیال کرتا ہے۔ اے لوگو میں دیوانہ ہوں۔ لیکن مجھے اپنے رب کی توحید پھیلانے کی دیوانگی ہے۔ میں خدا کے سوائے کسی کو معبود نہیں سمجھتا۔ اور یاد رکھو اگر چاند اور سورج بھی میرے قبضہ میں دیدئے جائیں تو بھی میں اپنے رب کی حمد ہی کرتا جاؤں گا۔ اور اس سے باز نہیں آؤں گا۔

چند سورج دو دے پھریے رکھیے نہچل ہووے تھاؤ
بھی تو ہیں صلاحنا آکھن لہے نہ چاؤ
(محلہ ۱)

(عباداللہ گیانی از قادیان)

غیر مبایع اصحاب کے سامنے تین قابل غور باتیں!

بھائیو! آپ میں سے پرانے اصحاب کو یاد ہوگا کہ خواجہ صاحب مرحوم کا لنڈن مشن جماعت احمدیہ میں اختلاف کا بڑا باعث تھا۔ جماعت کی رائے یہ تھی کہ تبلیغ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش کیا جائے اور غیر مسلموں کے سامنے آپکے زندہ معجزات کا تذکرہ ہو۔ تا وہ لوگ حقیقی اسلام یعنی احمدیت میں داخل ہوں۔ لیکن خواجہ صاحب عام غیر احمدیوں کی خوشنودی کے پیش نظر اس مسلک سے انحراف کر چکے تھے۔ اور وہ ولایت میں احمدیت یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرنا "سم قاتل" قرار دیتے تھے۔ غیر مبایعین کے اکابر نے بعض وجوہ کی بناء پر خواجہ صاحب کی تائید کی اور انکے ہمنوا بن گئے۔ اور آہستہ آہستہ مرکز سلسلہ سے الگ ہو گئے۔ تاریخ اختلاف سلسلہ پر غور کرنے والوں کے سامنے یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ ہاں صرف یاد تازہ کرنے کیلئے خواجہ صاحب کے مکتوب کا حسب ذیل اقتباس کافی ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"میں اول تو اپنی فطرت سے مجبور ہوں۔ غیر اسلامی لوگوں کے سامنے مجھے قرآن اور محمدؐ کو پیش کرنے کے سوا کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ دوسرے فرقہ کی بحث یہاں کرنا میرے علم اور یقین میں اشاعت اسلام کے لئے سم قاتل ہے۔" (پیغام صلح یکم مارچ ۱۹۱۴ء)

جماعت احمدیہ نے خواجہ صاحب کے اس مسلک سے شدید اختلاف کیا۔ اور اشاعتِ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات کا بیان اس زمانہ میں بطور تریاق پیش کیا۔ جس کے نتیجہ میں احمدی مبلغین کو خدائی تائید و نصرت حاصل ہوئی۔ اب غیر مبایعین کو اپنے غلط مسلک کا احساس ہو رہا ہے۔ چنانچہ مولوی آفتاب الدین صاحب نے ان کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"ہم نے آجتک اسلام کو عقلی طور پر پیش کیا

لیکن یورپ میں عقلیت ختم ہو چکی ہے۔ یورپ ایک زندہ شہادت اور روحانی تجربہ چاہتا ہے ہمارے پاس خدا کے مامور کی زندہ شہادت موجود ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس زمانے میں کلام کیا۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اس شہادت کو پیش کریں۔ اور ان اقوام میں اس روح کو زندہ کر دیں۔ جو مردہ ہو چکی ہیں۔ اور ان لوگوں کو اس ذریعہ سے اسلام میں داخل کریں۔"

(پیغام صلح ۸ ر جنوری ۱۹۴۲ء)

کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں۔ کہ غیر مبایعین کا مسلک ناکام ثابت ہو چکا ہے۔ اور وہ جماعت احمدیہ کے مسلک کو اختیار کرنے پر مجبور ہیں۔

(۲)

گذشتہ سال جناب مولوی محمد علی صاحب نے جماعت احمدیہ پر طعن کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ:۔

"افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جماعت قادیان کا قدم اس طرف جا رہا ہے۔ کہ وہ اس پیغام کو دنیا میں پہنچانے کی اہل نہیں رہی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اس کی توجہ اب تبلیغ اسلام کی طرف نہیں رہی۔ **تبلیغ احمدیت پر ہی ان کا سارا زور ہوتا ہے۔**"

(پیغام صلح ۱۹ ر فروری ۱۹۴۱ء)

مولوی صاحب کے اس بیان سے عیاں ہے۔ کہ ان کے نزدیک "تبلیغ احمدیت" اسلام کی تبلیغ نہیں۔ اور اس پر زور دینا ان کی نظر میں خطرناک جرم تھا۔ لیکن آج "پیغام صلح" کے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا جا رہا ہے۔ کہ:

"ہمارے پیش نظر سب سے بڑا پروگرام یہ ہے۔ کہ احمدیت اور حضرت امام عصر حاضر کو منوائیں۔ اور غیر از جماعت لوگوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل کریں۔"

(۸ ر جنوری ۱۹۴۲ء)

مقام غور ہے۔ کہ کیا اس "سب سے بڑے پروگرام" سے یہ ثابت نہ ہو جائیگا۔ کہ اب غیر مبایعین کی توجہ تبلیغ اسلام کی طرف نہیں رہی؟ خدارا سوچو۔ کہ آپ لوگ کس راستے پر جا رہے ہیں۔ اور آپ کے امیر صاحب نے آپ کو کس ناکامی کے راستہ پر ڈال دیا ہے۔

(۳)

اڈیٹر صاحب "پیغام صلح" اپنے ساتھیوں کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ:۔

"حضرت امام عصر حاضر کو مسلمانوں کے سامنے ایک قوت اور شوکت سے پیش کریں۔ اور مسلمانوں کو حضرت امام وقت کے جھنڈے تلے جمع کریں۔"

(۸ ر جنوری ۱۹۴۲ء)

ہمیں خوشی ہوگی۔ اگر غیر مبایع دوست اب بھی اپنی غلط روش سے باز آ جائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منوانا ضروری قرار دے لیں۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھ چکے ہیں۔ کہ:۔

"ایمان لانا رسول پر ہی ہوا کرتا ہے۔ جو خدا کا رسول نہیں۔ اس پر ایمان لانا کیا معنے؟ کیا کوئی شخص کبھی کسی امتی پر بھی ایمان لایا کرتا ہے؟"

(پیغام صلح ۲۴ ر فروری ۱۹۱۴ء)

اب اگر غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو منوانا اپنا "سب سے بڑا پروگرام" قرار دے لیں گے۔ تو اس کے معنے یہ ہونگے۔ کہ وہ دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "خدا کا رسول" مانتے ہیں۔ ورنہ کیا کوئی شخص کبھی کسی امتی پر بھی ایمان لایا کرتا ہے؟

اندریں حالات غیر احمدی بھائیوں کا حق ہے۔ کہ اہل پیغام سے دریافت کریں کہ اپنے قول اور عمل میں یہ تضاد کیوں ہے۔ ایک طرف آپ مرزا صاحب کی رسالت کے منکر ہیں۔ اور دوسری طرف ہمیں "ایک قوت اور شوکت" سے ان پر ایمان لانے کے لئے کہتے ہیں؟

اس موقعہ پر صرف ایک جواب دیا جاسکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے مندرجہ بالا عبارت لکھی تھی۔ تب ہم مرزا صاحب کو فی الواقعہ "خدا کا رسول" مانا کرتے تھے لیکن اب اس عقیدہ سے منحرف ہو چکے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ جواب بھی سراسر ناکافی ہے کیونکہ سوال تو یہی ہے۔ کہ جب مرزا صاحب خدا کے رسول ہی نہیں۔ تو ان پر ایمان لانا چہ معنے دارد؟ خاکسار ابو العطاء جالندھری۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۷۴۷:۔ منکہ عبد العزیز ولد سلطان بخش قوم افغان پیشہ زمینداری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن تھہ غلام نبی ڈاکخانہ ڈیری والہ دارو غیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ر ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) قرضہ قابل وصول ۳۰۰ روپے (۲) زمین بذریعہ رہن قیمتی ۳۰۰ - (۳) زمین خرید کردہ بصورت بیع ۱۰۰ - (۴) زمین دیگر بذریعہ رہن ۴۰ (۵) زمین مالکی جدی ۷½ کنال جس کی موجودہ قیمت بحساب اوسط ۳۰۰ روپیہ فی ایکڑ ۳۰۰ - میزان کل ۱۰۴۰/- لیکن اس وقت میرے ذمہ مبلغ ۱۶۰/- روپے قرضہ بھی ہے۔ جو میں نے اسی جائیداد کی وجہ سے لیا ہے۔ اور اس سے ادا کرنا ہے۔ یہ رقم منہا کر کے باقی ۸۸۰/- روپے ہوئے علاوہ اس جائیداد کے مجھے ۷/- روپے ماہوار پنشن بھی ملتی ہے۔ اور زمین کی زرعی آمدنی بھی ہے۔ پس میں اپنی تمام جائیداد جس کی مجموعی رقم ۸۸۰ روپے بنتی ہے۔ اس کی اور ماہوار آمد اور ماہوار پنشن کی نیز فصل سے آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں یعنی ان تمام رقموں اور آمد کے دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں اپنی زندگی میں اس جائیداد کا دسواں حصہ یا اس کا جزو ادا کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو حصہ وصیت سے منہا کرنا ہوگا۔ اگر میری وفات کے وقت اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد بھی ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی پنشن اور زرعی آمد کا دسواں حصہ تا زندگی ادا کرتا رہونگا

العبد:۔ عبد العزیز خاں موصی۔ گواہ شد:۔ عبد اللہ ولد میران بخش تھہ غلام نبی۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل ذبیح۔ گواہ شد:۔ عبد اللہ ولد سلطان بخش

نمبر ۵۸۴۹:۔ منکہ بڈھاں بی بی بیوہ چوہدری سکندر قوم جٹ بھلر عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن لدھیکے نیویں ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۲/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ تفصیل جائیداد (۱) غیر منقولہ ندارد (۲) منقولہ اثاث البیت ۱۰/- (۳) زیورات مالیتی ۴۰۰/- (۴) میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں انشاء اللہ اپنی زندگی میں مبلغ ۵۰ روپے جو کہ ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے واجب الادا ہے ادا کر دوں گی۔ الامۃ:۔ بڈھاں بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ محمد عمر دفتر ڈپٹی کمشنر لاہور

گواہ شد:۔ فتح محمد ولد چوہدری سکندر کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر لاہور۔

۲۱ دسمبر سے ۱۸ جنوری ۱۹۴۲ء تک ۲۵ فیصدی رعایت

دواخانہ خدمتِ خلق کی اکسیریں اور تریاق کبیر

۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء سے ۱۸ جنوری ۱۹۴۲ء تک ۲۵ فیصدی رعایت

دواخانہ خدمتِ خلق میں نہایت محنت اور دیانت داری سے ہر قسم کی ادویہ تیار ہوتی ہیں جن میں بعض دواخانہ کی اپنی تیار کردہ اکسیریں ہیں۔ بعض سابق مشہور اطباء کے نسخے ہیں۔ اور بعض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے نسخے ہیں۔ دواخانہ خدمتِ خلق میں ہر قسم کے مفردات اعلیٰ سے اعلیٰ اور خالص فروخت کیلئے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور ایسی نادر ادویہ ملتی ہیں۔ جو اور کسی جگہ قادیان تو کیا پنجاب بھر میں نہیں مل سکتیں۔ بلکہ بعض ادویہ دہلی تک سے نہیں مل سکتیں۔ ہمارے دواخانہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا ہر نسخہ تیار کیا جاتا ہے۔ آپ جو نسخہ پسند کریں وہ تیار کر کے دے سکتے ہیں۔ ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے تیار کردہ لکھے جاتے ہیں۔ ۲۱ دسمبر سے ۱۸ جنوری ۱۹۴۲ء تک ان کی قیمتوں میں ۲۵ فیصدی رعایت کر دی ہے۔ جو دوست جلسہ سالانہ پر تشریف نہیں لا سکے یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے اب تک اس رعایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکے ان کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بھی ۱۸ جنوری ۱۹۴۲ء تک اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ایسے خطوط جن پر ۱۸ جنوری کی مہر ہوگی انہیں بھی یہ رعایت مل سکتی ہے۔

شفا بخش

ملیریا کی بے نظیر دوا ہے۔ اس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے۔ کونین کے کھانے سے جو نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سر میں چکر آنے لگتے تھے۔ طبیعت گھٹ جاتی تھی ان میں سے کوئی نقص اس میں نہیں۔ آرام سے بخار اتر جاتا ہے۔ تلی جگر اور معدہ کے لئے مفید ہے قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔ رعایتی قیمت ۱۲؍

تریاق کبیر

تریاق کبیر ایک اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ سر درد۔ پیٹ درد۔ بھیعنہ بچھو اور سانپ کاٹے۔ بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ اسے کیا خریدا گویا کہ تنخواہ دار ڈاکٹر گھر میں رکھ لیا اس کے بعد خاص خاص بیماریوں میں ڈاکٹر کے مشورہ کی ضرورت نہیں آئیگی۔ قیمت بڑی شیشی عہ ۸؍ درمیانی شیشی عمہ چھوٹی شیشی ۸؍ رعایتی قیمت بڑی شیشی عہہ درمیانی شیشی ۱۵؍ چھوٹی شیشی ۶؍

اکسیر نزلہ

پرانے نزلہ کیلئے بے نظیر دوا ہے۔ کسقدر پرانا نزلہ ہو۔ جڑھ سے اکھاڑ دیتی ہے جن لوگوں کو بار بار نزلہ ہوتا۔ یہ علامت دماغی اور سینہ کی کمزوری کی ہے اس کا فوری علاج چاہیئے۔ اکسیر نزلہ استعمال کر کے دیکھیں کہ دوسرے بیسیوں علاجوں سے زیادہ مفید پڑیگا۔ قیمت فی شیشی عہ ۸؍ رعایتی قیمت فی شیشی عہ ۲؍

سفوف ذیابطیس

ذیابطیس جیسی خطرناک بیماری کیلئے ہم نے بے نظیر دوا تیار کی ہے۔ اس میں اس مرض کے تمام اسباب کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور ہم نے ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اس مرض کا موجب ہوتی ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک عہ ۱۲؍ رعایتی قیمت عہ ۱؍

اکسیر شباب

جوانی میں جن لوگوں کو بڑھاپے کی سی کمزوری شروع ہو جاتی ہے۔ اور گویا بہار سے پہلے ہی خزاں کا موسم آ جاتا ہے۔ ان کیلئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اسکے برابر مقوی دوا اور کوئی نہیں مل سکتی تفصیلات میں جانا مشکل ہے۔ جن کی عمر بڑی ہو ان کو ساتھ حبوب جوانی استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت تیس خوراک پانچ روپیہ۔ رعایتی قیمت ہے۔ تین روپے بارہ آنے

حبوب جوانی

جسطرح اکسیر شباب اعصابی کمزوریوں کیلئے ایک اکسیر دوا ہے۔ حبوب جوانی مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بے نظیر علاج ہے جن بیماروں کو دونوں قسم کی کمزوری ہو۔ انہیں اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت پچاس گولیاں تین روپے۔ رعایتی قیمت عہہ سوا دو روپے۔

معجون مقوی

سرد جسم کو گرم کرنے والی۔ خون کا دوران تیز کرنیوالی کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانے والی ضعیف کمزوروں اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت چار تولہ ایک روپیہ رعایتی قیمت ۱۲؍

زود جام عشق

مشہور نسخہ ہے۔ اسکی تعریف میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں اسقدر لکھنا کافی ہے۔ کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے۔ اور قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں قیمت درجہ اول ساٹھ گولیاں چھ روپے۔ رعایتی قیمت ساڑھے چار روپے۔ درجہ دوم ساٹھ گولیاں چار روپے رعایتی قیمت تین روپے

حب مروارید عنبری

دل دماغ کی طاقت کی بے نظیر دوا ہے سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ بطرز جدید ہم نے تیار کیا ہے۔ یہ ایسی مجرب دوا ہے کہ سینکڑوں طبیب اس کی خوبی کے معترف رہے ہیں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا معمول تھا قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے رعایتی قیمت تین روپے

حب جند

ہسٹیریا کا واحد علاج ہے۔ اعصابی کمزوری۔ مالیخولیا دماغ کی تھکن۔ سر چکرانے وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے آزمودہ ہے۔ دور دور تک یہ دوا جاتی ہے۔ اور اپنی تعریف کرواتی ہے قیمت یکصد گولیاں پندرہ روپے رعایتی قیمت سوا گیارہ روپے۔

اکسیر جنین

یہ دوا اکسیر ہے حاملہ عورتوں کو جنکے بچے گر جاتے ہوں۔ یا مر جاتے ہوں۔ اسکا استعمال اس درد بھری تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایام حمل میں اٹھرا کیلئے بھی یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور اٹھرا کی گولیوں کا اثر بھی اچھا ہوتا ہے۔ کہ ساتھ اس کا استعمال کروایا جاوے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اسقاط اور اٹھرا کی شکار عورتوں کو یہ دوا استعمال کرواتے تھے۔ قیمت فی تولہ چار روپے۔ رعایتی قیمت فی تولہ تین روپے

ہمدرد نسواں

یہ اٹھرا کی مرض کی گولیاں ہیں۔ ایام حمل میں اور بعد ماں کو کھلانی چاہئیں۔ اور بچہ کو بھی دینی چاہئیں اٹھرا کا بے خطا علاج ہے بشرطیکہ اکسیر جنین کا استعمال ساتھ ہو قیمت فی تولہ عہہ رعایتی قیمت ۱۵؍

معجون کہربا

جن عورتوں کو خون کی کثرت ہو ان کیلئے نہایت کارآمد دوا ہے۔ قیمت فی تولہ ۶؍ رعایتی قیمت ۴؍

معجون فوفل

سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانے والی بے نظیر دوا ہے قیمت چار تولے ایک روپیہ۔ رعایتی قیمت ۱۲؍

حب بسماک

غضب کی مفید دوا ہے خشک کھانسی کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے کہ حیرت آتی ہے۔ جن لوگوں کو دمہ کی شکایت ہو۔ یا دمہ نما کھانسی ہو۔ ان کو اس کا استعمال بہت مفید پڑے گا۔ قیمت سو گولیاں عمہ رعایتی قیمت عہہ

حب کبابہ

کبابہ جسم کو گرمی پہنچانے والی اور کمزوروں کو طاقت دینے والی بے نظیر دوا ہے۔ جو لوگ خون کا دباؤ کم ہو جانے کی وجہ سے چارپائی پر پڑ جاتے ہیں۔ انکے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں عمہ رعایتی قیمت عہہ

سرمہ ہیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کی ضرورت نہیں۔ یہ سرمہ ہندوستان میں مشہور ہو چکا ہے۔ کثرت سے لوگ منگواتے ہیں۔ اور جو ایک دفعہ منگوا لیں پھر کسی اور سرمہ کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں۔ کمزوری پانی آنے۔ ککرول اور پڑبال وغیرہ سب کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ ۶ ماشہ عمہ ۳ ماشہ ۱۰؍ رعایتی قیمت فی تولہ عمہ ۶ ماشہ ۱۲؍ ۳ ماشہ ۷؍

سفوف جند

جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتے ہوں۔ اس کا بے نظیر علاج ہے قیمت فی تولہ ۸؍ رعایتی قیمت فی تولہ ۶؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن ۱۲ر جنوری۔ محکمہ جنگ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ منیلا کے شمال میں جنرل میکارتھر کی فوجوں نے جاپانی فوجوں کے حملے کو پسپا کر دیا ہے۔ اور جوابی حملے کر کے کچھ جاپانی مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

بٹاویا ۱۲ر جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ڈچ ایسٹ انڈیز کی فوجیں جزیرہ تاراکان پر اترنے والی جاپانی فوج کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ سخت خونریز جنگ جاری ہے۔ ولندیزی فوجیں تیل کے کنوئیں کارخانے پائپ لائن وغیرہ سب کچھ تباہ کر رہے ہیں۔

سنگاپور ۱۲ر جنوری۔ برطانی فوجوں نے کوالالمپور کو خالی کر دیا ہے۔ یہ شہر سنگاپور کے بعد ملایا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اور اسے خالی کرنے کے معنے یہ ہیں کہ گویا مغربی ساحل کی بندرگاہ سویٹنہام بھی ہاتھ سے نکل گئی۔

لنڈن ۱۲ر جنوری۔ جاپانیوں نے ڈچ ایسٹ انڈیز کے جزیرہ سلیبس پر مزید فوجیں اتار دی ہیں۔ اور دعوٰی کیا ہے کہ مناڈو کے مقام پر ڈچ فوجوں نے ہتھیار ڈالدیئے ہیں۔ مگر ابھی کسی اور ذریعہ سے اس دعوے کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

سنگاپور ۱۲ر جنوری۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سلنگور کے علاقہ میں خوفناک جنگ جاری ہے۔ برطانی فوج بیرم بام کے شمال میں ہٹ آئی ہے۔ جاپانیوں کی ایک چھوٹی سی فوج مچھلیاں پکڑنے والی کشتیوں کے ذریعہ ملائی لباس میں جوہور کے جنوب مشرق میں اتری۔ مگر برطانی سپاہیوں نے اُسے گرفتار کر لیا

چنگنگ ۱۲ر جنوری۔ چینی جنگی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ شمالی ہونان میں چینی فوجیں جاپانیوں پر فیصلہ کن حملے کر رہی ہیں۔ آٹھ ہزار جاپانی سپاہیوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

قاہرہ ۱۲ر جنوری۔ رائٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی کی بحری فوج کے سپاہی باردیہ سر ہونے سے قبل کشتیوں میں بیٹھ کر سمندری بارانی پہنچے۔ اور یہاں آ کر برطانی سپاہیوں کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔ اس چوکی میں دشمن کے پاس کم سے کم ساٹھ روز کے لئے ہر قسم کا سامان موجود تھا مگر اس کے باوجود جرمن جرنیل نے ہتھیار ڈال دیئے اور فوج سمیت اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیا۔

واشنگٹن ۱۲ر جنوری۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھنے والے حلقوں کا بیان ہے کہ جاپانی حملوں کو مشرق بعید میں روکنے کے بعد یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ اتحادیوں کو پہلا وار جاپان پر کرنا چاہیئے یا جرمنی پر۔ اور یا بیک وقت دونوں پر۔ سارا ملک یہ چاہتا ہے کہ دشمن کا پوری طرح خاتمہ کیا جائے۔

لنڈن ۱۲ر جنوری۔ یونان سے آمدہ خبریں مظہر ہیں کہ وہاں لوگوں کی حالت ناگفتہ ہو رہی ہے۔ فاقہ کشی سے بیسیوں آدمی روزانہ ہلاک ہو رہے ہیں۔ جرمنی اور اطالوی اہلِ ملک کی کوئی مدد نہیں کرتے آج لنڈن میں محوریوں کے مقبوضہ ممالک کے نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جنگ کے بعد محوری ظالموں سے ان کے خلاف اُن تمام مظالم کا انتقام لیا جائے۔ جو وہ ان ملکوں پر کر رہے ہیں۔ ڈچ نمائندہ نے کہا۔ کہ انتقام کی خواہش کافی نہیں۔ بلکہ اس کے لئے تنظیم کی ضرورت ہے۔

کلکتہ ۱۲ر جنوری۔ حکومت بنگال نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ شہری پولیس اور سوک گارڈ کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ جھوٹی افواہیں پھیلانے والوں کو فوراً گرفتار کر لیا جائے۔

ہیلسنکی ۱۲ر جنوری۔ فن کے ایک وزیر نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ فن لینڈ روس کے ساتھ صلح کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے کہا کہ وہ تو سویڈن کی حکومت کے ساتھ بعض مالی معاملات کے متعلق بات چیت کرنے وہاں گیا تھا۔

چنگنگ ۱۲ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانیوں نے اٹھارہ طیارہ ساز کارخانے جاپان سے مقبوضہ چین میں منتقل کر دیئے ہیں۔

تا وہ ہوائی حملوں سے محفوظ رہ سکیں۔

لاہور ۱۲ر جنوری۔ آنریبل سر چھوٹو رام قائم مقام وزیر اعظم نے آج پنچایت افسروں کے سالانہ کورس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ پنچایت سٹاف کا اہم کام دیہاتی عوام کو اوپر اٹھانا ہے۔ وہ اگر دیانتداری سے کام کریں تو ملک میں صحیح اتحاد پیدا کر سکتے ہیں۔

وردھا ۱۲ر جنوری۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج منعقد ہوا۔ اور بعض ممبروں نے انفرادی طور پر گاندھی جی سے ملاقات کی۔

بٹاویہ ۱۲ر جنوری۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جزیرہ تاراکان میں اترنے والی جاپانی فوج کی تعداد ڈچ فوج سے زیادہ ہے۔ اسلئے ڈچ شاید زیادہ دیر تک مقابلہ نہ کر سکیں لیکن یہ اُمید ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کے بعد اسے دشمن سے واپس لیا جا سکیگا۔ جاپانی جہازوں اور پیراشوٹوں کے ذریعہ اور زیادہ فوجیں ان جزائر میں اتار رہے ہیں

بٹاویہ ۱۲ر جنوری۔ جنرل ویول نے ڈچ ایسٹ انڈیز میں اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے

کلکتہ ۱۲ر جنوری۔ انڈین جیوٹ ملز ایسوسی ایشن کو دو کروڑ بوریوں کا آرڈر بشرح پونے بارہ روپیہ فی ہزار بوری دیا گیا ہے۔ ایک کروڑ بوری فروری میں اور ایک کروڑ مارچ میں دینی ہوگی

دہلی ۱۲ر جنوری۔ مرکزی اسمبلی میں دو قراردادیں پیش کئے جانے کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ اول یہ کہ تمام سیاسی قیدی اور نظربند رہا کر دیئے جائیں۔ دوسرے یہ کہ سیاسی قیدیوں میں درجہ بندی اٹھا دیجائے۔

قاہرہ ۱۲ر جنوری۔ حلفایہ کی محوری چھاؤنی کو برباد کرنے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ کل یہاں ایک ہزار اطالوی و جرمن گرفتار کئے گئے۔ دشمن کو طیاروں کے ذریعہ سامان جنگ و رسد پہنچانے کی کوشش ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۲ر جنوری۔ فلپائن میں دشمن کے طیارے امریکہ کے مورچوں پر زبردست بمباری کر رہے ہیں۔ دشمن کی مزید پیادہ فوج بھی وہاں پہنچ چکی ہے۔

لنڈن ۱۲ر جنوری۔ ملایا کی جنگ کے بارہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ ہمارے گوریلا دستے جاپانیوں کے عقب میں سخت تباہی مچا رہے ہیں۔ اور اچانک حملے کر کے دشمن کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔

وردھا ۱۳ر جنوری۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں اس امر پر غور کیا گیا۔ کہ بارڈولی ریزولیوشن کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ پچھلے پہر گاندھی جی نے بات چیت میں حصہ لیا۔

لنڈن ۱۳ر جنوری۔ سر سکندر حیات خان گذشتہ ہفتہ مشرق وسطٰی کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ آپ نے بصرہ اور بغداد میں ہندوستانی فوجوں کا معائنہ کیا۔

لنڈن ۱۳ر جنوری۔ جرمنی کے مقبوضہ ممالک کے نمائندوں کی جو کانفرنس آج یہاں منعقد ہوئی۔ اس میں پولش نمائندے نے کہا۔ کہ وارسا میں جرمن اسی ہزار لوگوں کو قتل کر چکے ہیں۔ گرجاؤں کی بے عزتی کی اور سکول بند کر دیئے ہیں۔

سنگاپور ۱۳ر جنوری۔ کوالالمپور کے جنوب میں برطانی فوجوں کے مورچوں پر لڑائی ہو رہی ہے۔ جاپانی ہوائی جہاز سنگاپور پر زور کے ہوائی حملوں کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر انہیں اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ کل ۱۲۵ ہوائی جہازوں نے تین حصوں میں تقسیم ہو کر حملے کی کوشش کی۔ مگر ہمارے ہوائی جہازوں نے ہر بار اُن کا مقابلہ کیا

ماسکو ۱۳ر جنوری۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ شمال میں جھیل المن کے جنوب میں روسی فوجیں نئے حملے کر رہی ہیں۔ ان حملوں سے لینن گراڈ کے محاذ کی جرمن فوج کے لئے بھی سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جرمنوں نے مان لیا ہے کہ والڈائی کی پہاڑیوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔

چنگنگ ۱۳ر جنوری۔ چینی فوجوں نے چنگشا کے بعد ایک بڑے محاذ پر جو ہینانگ سے کینٹن تک پھیلا ہوا ہے۔ جاپانی فوجوں پر شدید حملے شروع کر دیئے ہیں۔

لاہور ۱۳ر جنوری۔ آج بھی شہر میں ہڑتال رہی۔ بعض دکانیں کھلی تھیں۔ کسی بدامنی یا لوگوں کو نقصان پہنچانے کی کوئی اطلاع نہیں آئی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی